السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک دوست میرے بہت ہی قریب رہتا ہے ، مسجد بھی ہمارے گھر سے بہت ہی قریب ہے لیکن میرا دوست نماز فجر کےلئے مسجد میں نہیں جاتا کیونکہ وہ رات ٹیلی وژن دیکھنے اورتاش کھیلنے کےلئے صبح کی ابتدائی گھڑیوں تک بیدار رہتا ہے اورپھر نماز صبح طلوع آفتاب کے بعد ادا کرتا ہے ۔ میں نے اسے بہت سرزنش کی لیکن اس کا عذر یہ ہوتا ہے کہ وہ صبح کی اذان نہیں سنتا حالانکہ مسجد ہمارے گھر کے بہت ہی قریب ہے ۔ میں نے کہا کہ نماز کے لئے میں تمہیں بیدار کردیا کروں گا، چنانچہ فی الواقع میں نے اسے بیدار بھی کیا لیکن اس کے باوجود اسے مسجد میں نہ دیکھا اورنماز سے واپس آکر دیکھا تووہ سویا ہوا تھا ۔ میں نے اسے سرزنش کی تو اس نے بودے حیلے بہانے پیش کرنے شروع کردیئے حتی کہ بسا اوقات اس نے یہ بھی کہا ''کیا قیامت کے دن اللہ تعالی تم سے میرے بارے میں اس لئے باز پرس کرے گا کہ میں تمہارا پڑوسی تھا؟'' براہ کرم رہنمائی فرمائیں اوربتائیں، کیا نماز کےلئے اسے بیدار کرنا میری ذمہ داری ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان کےلئے یہ جائز نہیں کہ وہ رات کو اس قدر بیدار رہے جس کی وجہ سے وہ نماز فجر باجماعت یا بروقت ادا نہ کرسکے خواہ یہ بیداری قرآن مجید کی تلاوت یا طلب علم ہی کےلئے ہو، تو اس سے اندازہ فرمائیے کہ ٹیلی وژن دیکھنے اورتاش کھیلنے کےلئے بیداری کی کہاں تک گنجائش ہوسکتی ہے؟

اپنے اس عمل کی وجہ سے یہ شخص اللہ تعالی کی سزا کا مستحق ہے نیز یہ اس بات کا مستحق ہے کہ حکمران بھی اسے سزا دیں جس کی وجہ سے یہ اوراس جیسے دیگر لوگ اپنی اصلاح کرلیں ۔ نماز فجر کو دانستہ طلوع آفتاب تک موخر کرنا تمام اہل علم کے نزدیک کفر اکبر ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ :

«بین الرجل وبین الکفر والشرک ترک الصلوة» (صحیح مسلم)

''آدمی اورکفر وشرک کے درمیان فرق، ترک نماز سے ہے ۔''

نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ :

«العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر»

''ہمارے اوران (کفارومشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جو اسے ترک کردے وہ کافر ہے ۔''

اس حدیث کو امام احمد اوراہل سنن نے حضرت بریدہ حصیب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۔ اس باب میں اوربھی بہت سی احادیث اورآثار ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی شرعی عذر کے بغیر نماز کو اس قدر موخر کرے کہ اس کا وقت ختم ہوجائے تو وہ کافر ہے لہذا ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ وہ نماز بروقت ادا کرے اوراس کےلئے اپنے اہل خانہ یا بھائیوں اوردوستوں میں سے کسی کی مدد لے یا گھڑی کا لارم لگالیا کرے جس کی وجہ سے بروقت بیدار ہوسکے ۔

سوال کرنے والے بھائی! آپ بھی اپنے دوست کی مدد کیجئے، اسے کثرت سے سمجھائیے اوراس کے باوجود اگر یہ اپنے اس قبیح عمل پر اصرار کرے تو مرکز الھیئة میں اس کی شکایت کیجئے تاکہ اسے مناسب سزا بھی دی جاسکے ۔ ہم اللہ تعالی سے سب کےلئے ہدایت اورحق پر استقامت کی دعا کرتے ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص249

محدث فتویٰ